اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ جون:- (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہاتھوں میں نقرس کی تکلیف بدستور ہے۔ نیز گرمی کی وجہ سے ضعف بہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

مسٹر محمد علی کراچی واپس پہنچ گئے

کراچی ۲۸ جون:- وزیر خزانہ مسٹر محمد علی دو مہینے کے بعد آج شام جیم ڈھاکہ سے واپس کراچی پہنچے۔ تو ہوائی اڈے پر آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ آپ ۹ مئی کو ڈھاکہ میں علیل ہوئے تھے اور اس وقت سے وہیں زیر علاج تھے۔ اب آپ کی صحت اچھی ہے۔

تونس کے متعلق جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس طلب کرنے کی مخالفت

امریکہ اور ناروے نے اپنے فیصلے سے اطلاع دیدی

نیویارک ۲۸ جون: امریکہ اور ناروے نے اقوام متحدہ کو باضابطہ اطلاع دے دی ہے۔ کہ وہ تونس کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس بلانے کے مخالف ہیں۔ امریکہ نے لکھا ہے۔ کہ چونکہ فرانس نے تونس میں نئی اصلاحات نافذ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور وہ اس بارے میں تونس کے نمائندوں سے بات چیت کرنے پر آمادہ ہے۔ اس لئے جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

یکم جولائی سے پٹ سن کی قیمتوں اور برآمدی محصول میں کمی کا اعلان!

روئی بورڈ کو بھی قیمت خرید سے دس فیصدی کم قیمت پر اپنے ذخیرے فروخت کرنے کا اختیار دیدیا گیا

کراچی ۲۸ جون:- وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمان نے آج ایک پریس کانفرنس میں پاکستان کی تجارتی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے یکم جولائی سے پٹ سن اور کپاس کی قیمتوں میں کمی کا اعلان کیا۔ اور اس ضمن میں بتایا کہ حکومت نے یہ کمی اس خیال سے کی ہے۔ تاکہ ہندوستان اور دوسرے ملکوں کے ساتھ پاکستان کی تجارت میں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہو سکے اور ان ملکوں کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں مال برآمد کیا جا سکے۔ آپ نے مزید بتایا کہ حکومت نے جولائی کی پہلی تاریخ سے پٹ سن کے برآمدی محصول میں بھی تخفیف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کپاس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ کپاس بورڈ کو یہ اختیار دیدیا گیا ہے۔ کہ وہ قیمت خرید سے دس فی صدی کمی پر اپنے ذخیرے فروخت کر سکتا ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ اب تک کپاس کی کل ۱۰ لاکھ ۷۰ ہزار گانٹھیں برآمد کی جا چکی ہیں صرف ۵ لاکھ ۲۷ ہزار گانٹھوں کی فروخت ابھی باقی ہے۔ نیز کہا کہ کپڑے کے درآمدی محصول میں اس لئے اضافہ کیا گیا ہے کہ ملک میں کپڑے کی اپنی صنعت کو فروغ حاصل ہو۔ لیکن اگر درآمدی محصول میں اضافہ کی وجہ سے کپڑے کی قیمتیں بڑھنے لگیں تو کنٹرول کرنے کے سوال پر غور کیا جا سکتا ہے۔

اس ضمن میں مسٹر فضل الرحمن نے اس امر کی بھی وضاحت کی۔ کہ پاکستان کی بیرونی مالی حالت کے بارے میں تمام اندیشے بے بنیاد ہیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ اس سال کی آمدنی سے تمام وہ اخراجات پورے ہو جائیں گے۔ جن کا پہلے سے اندازہ لگایا گیا تھا۔ پاکستان کی تجارتی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے اعلان کیا۔ کہ ہماری تجارتی پالیسی کا مقصد یہ ہے۔ کہ اپنے مال کی زیادہ سے زیادہ قیمت حاصل کی جائے۔ اور بیرونی ملکوں سے کم سے کم داموں پر اپنی ضرورت کا مال درآمد کیا جائے۔ ہمیں یہ نہیں چاہئے کہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے کسی ایک یا چند ملکوں پر منحصر رہیں۔ بلکہ ہم اس بارے میں اپنے ذرائع اور وسائل کو وسعت دینے کے خیال سے بدلتے رہنا چاہتے ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ ۱۹۴۸-۴۹ء میں ایسے ملکوں کی تعداد تین تھی۔ جن سے پاکستان دس کروڑ روپے سے زیادہ کی تجارت کرتا تھا۔ اب یہ تعداد بڑھتے بڑھتے دس تک پہنچ چکی ہے۔ نیز کہا۔ اس تجارت کے نتیجے میں حاصل ہونے والے زر مبادلہ کو ایسے کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ کہ جن سے ملک کو ترقی دینے میں زیادہ سے زیادہ مدد ملے۔ اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ کہ ہماری مشینیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں درآمد کی جائیں۔ چنانچہ پچھلے نو ماہ میں ۴۳ کروڑ ۴۳ روپیہ کی مشینیں اور ۵۰ کروڑ روپے کی مالیت کا عام ضرورت کا سامان بیرونی ملکوں سے منگوایا گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مشینوں کی درآمد میں خاصہ اضافہ ہوا ہے اور دوسری اشیاء کی درآمد میں برابر کمی ہوتی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ پاکستان کی مالی حالت میں ایسی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ کہ جس کی وجہ سے روپے کی قیمت کم کرنے کا سوال پیدا ہو۔

اسلامی ملکوں کے وزراء اعظم کی کانفرنس ملتوی کر دی گئی

کراچی ۲۸ جون:- ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ رمضان کے بعد ہونے والی اسلامی ملکوں کے وزراء اعظم کی کانفرنس فی الحال ملتوی کر دی گئی ہے۔ کانفرنس کے آئندہ انعقاد کا اعلان اسلامی ملکوں سے مشورے کے بعد مناسب وقت پر کیا جائے گا۔ مقررہ کانفرنس کے التواء کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ جن وزراء اعظم کو اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ ان میں سے بعض اپنے داخلی معاملات میں اس طور سے الجھے ہوئے ہیں۔ کہ فی الحال اپنے ملکوں سے غیر حاضر رہنا ان کے لئے ممکن نہیں ہے۔

سنگمن ری کے حامیوں کا مظاہرہ

پوسان ۲۸ جون:- آج جنوبی کوریا کے صدر ڈاکٹر سنگمن ری کے پانچسو حامیوں نے قومی اسمبلی کے باہر جمع ہو کر اجلاس ختم ہونے کے بعد ممبران اسمبلی کو باہر نکلنے نہیں دیا۔ دو ممبروں نے باہر نکلنے کی کوشش بھی کی لیکن مظاہرین نے انہیں اندر دھکیل دیا۔ ان کا مطالبہ یہ تھا۔ کہ اسمبلی کو جلد سے جلد توڑ دیا جائے۔ اسمبلی نے اپنے آج کے اجلاس میں نائب صدر کا استعفیٰ منظور کر لیا۔ استعفیٰ میں انہوں نے لکھا تھا کہ میں ایسی ناقص حکومت سے کوئی تعلق رکھنا نہیں چاہتا۔ اسمبلی نے ڈاکٹر سنگمن ری کے حامیوں کی یہ تحریک مسترد کر دی کہ اسمبلی کو توڑ دیا جائے۔

ریڈیو کی شام کی کلاسیں

لاہور ۲۸ جون:- محکمہ صنعت و حرفت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ عنقریب گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ میں ریڈیو کی شام کی کلاسیں جاری کر دی جائیں گی۔ جن میں ایسے میٹرک پاس لوگ داخل ہو سکتے ہیں جنہوں نے میٹرک میں سائنس پڑھی ہو۔ امتحان پاس کرنے والے طلباء کو ریڈیو ٹیکنیک کا ڈپلوما دیا جائے گا۔

پنجاب مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

لاہور ۲۸ جون:- اطلاع ملی ہے۔ کہ لائلپور مسلم لیگ کی اس درخواست کو صوبائی مسلم لیگ نے منظور کر لیا ہے کہ آئندہ نومبر میں صوبائی مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس لائلپور میں منعقد کیا جائے۔

مختصرات

— **کراچی:** پاکستان نے اس سال ۶۴ ہزار ٹن سے زیادہ پٹ سن برطانیہ بھیج کر اس کے عوض مشینیں درآمد کی ہیں۔

— **حیدرآباد:** آج سندھ کے گورنر مسٹر دین محمد کی صدارت میں اضلاع کے کلکٹروں اور بعض دیگر افسران کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں چھوٹی بچت کی سکیم کو کامیاب بنانے کے طریقوں پر غور کیا گیا۔ سال رواں کے لئے ۵۰ لاکھ روپے کی رقم مقرر کی گئی ہے۔

— **کراچی:** حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مرکزی حکومت کی اعلیٰ ملازمتوں کے لئے جو مقابلے کے امتحان ہوتے ہیں۔ ان میں شریک ہونے والے ایسے امیدوار جو پہلے فوج میں ملازم رہ چکے ہیں۔ عمر کی میعاد میں سے ملازمت کی مدت نکال سکتے ہیں۔ بشرطیکہ یہ مدت دو سال سے زیادہ نہ ہو۔

— **نئی دہلی:** ہندوستان کے وزیر اطلاعات و نشریات مسٹر کیسکر نے کہا ہے۔ کہ حکومت ہند کو اس پر اعتراض نہیں ہے۔ کہ آل انڈیا ریڈیو کا کارپوریشن بنا دیا جائے بشرطیکہ مجوزہ کارپوریشن ریڈیو کے لائسنسوں اور فیسوں وغیرہ سے اپنے بیشتر اخراجات کو پورا کر سکے۔ انہوں نے مزید کہا۔ وہ وقت دور نہیں ہے۔ کہ جب ایسی کارپوریشن کا قیام عمل میں آ جائے گا۔

— **کراچی:**- گورنر جنرل پاکستان عزت مآب غلام محمد کراچی میں عید منانے کے بعد آج کوئٹہ واپس تشریف لے گئے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اگر پہلی تاریخ کوئی سودا نہ ہو تو کیا کیا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور ایک دوست کا استفسار

اور حضور کا جواب

ایک تاجر دوست نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر فرمایا ہے کہ "اگر یکم تاریخ کو ایک سودا کیا جائے اور وہ اسی دن فروخت نہ ہو یا اس کا نفع نقصان اسی دن نہ نکل سکے تو پھر کیا حکم ہے۔ مثلاً ہم نے یکم تاریخ کو یکصد من کپاس خرید کی اور وہ اسی دن فروخت نہ ہو سکی تو ہم اس کو کس طرح حساب لگا دیں۔ کیا وہ کپاس جس تاریخ کو فروخت ہو تو اس دن کا نفع لے لیویں۔ اس کے بارے میں حکم فرمائیں"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس استفسار کا جو جواب عنایت فرمایا وہ دوسرے تاجر احباب کی اطلاع اور تعمیل کے لئے شائع کیا جاتا ہے:-

"اگر یکم کو سودا نہ ہو تو پھر کوئی چندہ نہیں۔ جو سودا ہو جب فروخت ہو اس کا نفع اس دن لگا کر پہلی تاریخ کا پہلا سودا شمار ہو گا"۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ربوہ میں رمضان المبارک کے ایام

رمضان المبارک کے مبارک ایام میں مسجد محلہ ج میں مکرم حافظ محمد رمضان صاحب عشاء کی نماز کے بعد نماز تراویح پڑھاتے رہے۔ قرآن پاک کا جتنا حصہ وہ تلاوت کرتے تھے۔ اس کا خلاصہ اردو میں سنا دیتے تھے عشاق قرآن جوق در جوق اس میں شامل ہوتے اور اپنے اپنے ظروف کے مطابق حصہ لیتے رہے۔

محلہ الف میں مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل الدیوان عشاء کی نماز کے بعد تراویح پڑھاتے رہے اور محلہ ب میں سحری کے وقت مکرم حافظ محمد رمضان صاحب

مسجد مبارک میں چار بجے سے چھ بجے تک قرآن پاک کا درس ہوتا رہا۔ جس میں ایک پارہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر سنائی جاتی تھی۔ حسب ذیل احباب نے پانچ پانچ پارے کا درس دیا۔

(۱) مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل (۲) خاکسار ابو المنیر نور الحق پروفیسر جامعۃ المبشرین
(۳) مکرم حافظ محمد رمضان صاحب (۴) مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس
(۵) مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ بخارا (۶) مکرم مولوی ابو العطاء صاحب

علاوہ ازیں مختلف مساجد میں کئی درس ہوتے رہے۔ مسجد محلہ ج میں صبح کی نماز کے بعد تفسیر کبیر کے تیسویں پارہ کا درس خاکسار دیتا رہا۔ اور عصر کی نماز کے بعد مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ فقہ کی کتاب کشف الغمہ کا درس دیتے رہے۔ محلہ الف میں ظہر کی نماز کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین بخاری شریف کا درس دیتے رہے۔

علاوہ ازیں مستورات میں بھی قرآن مجید کا درس ہوتا رہا۔

اعتکاف:- مسجد مبارک میں اس دفعہ چودہ اصحاب اعتکاف بیٹھے۔ اعتکاف بیٹھنے والوں میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب اور مکرم مولوی ظہور حسین صاحب بھی ہیں۔

(ابو المنیر نور الحق جنرل سکرٹری ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد کی توجہ کیلئے

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد کے معائنہ تنظیم و احیاء اور حصول چندہ تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے لئے مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف قائم مقام مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی فاضل جولائی کے ابتدائی ایام میں مرکز سے روانہ ہو رہے ہیں۔ بذریعہ اعلان ہذا جملہ مجالس صوبہ سرحد کے زعما کرام اور قائدین سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ مرکزی نمائندوں سے تعاون کریں۔ اور معائنہ اور دیگر امور کے لئے مجالس کو ابھی سے تیار رکھیں مفصل پروگرام سے بعد میں اطلاع کر دی جائے گی۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

میٹرک پاس نوجوانوں کے لئے سنہری موقعہ

خدمت دین وہی شخص زیادہ بہتر کر سکتا ہے۔ جو دینی علوم کے ہتھیاروں سے مسلح ہو۔ وہ نوجوان جنہوں نے میٹرک پاس کیا ہے۔ وہ دینی علوم حاصل کر کے بہترین مبلغ بن سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں جو شخص تبلیغ کے لئے اپنی زندگی وقف کر کے اسی راہ میں اپنی زندگی گذار دیتا ہے۔ وہ پیغمبروں کا کام کرتا ہے۔

پس میٹرک پاس نوجوانوں کے لئے سنہری موقعہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو سلسلہ کے سپرد کر دیں۔ سلسلہ انہیں دینی تعلیم دلوا کر ان کے لئے خدمت دین کے بہترین مواقع پیدا کرے گا۔ مبارک ہیں وہ روحیں جو نیکی کے مواقع کی تلاش میں رہتی ہیں اور خدمتِ دین کے لئے لبیک لبیک کہتی ہوئی منادی کے جھنڈے تلے جمع ہو جاتی ہیں۔

(وکیل الدیوان ربوہ)

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

بیعت کی حقیقت:- جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ جو رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۲ء میں جاری فرمایا تھا۔ اور جس رسالہ کے متعلق حضور فرماتے ہیں

"اگر خدا نخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا۔ تو یہ واقعہ سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہو گا"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق دسمبر ۱۹۵۱ء سے دوبارہ ربوہ سے جاری کیا گیا ہے اور کوشش ہے کہ رسالہ کی اشاعت حضرت اقدس کے منشاء مبارک کے مطابق زیادہ سے زیادہ کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے"۔

حضور اقدس کی اس تحریر سے احباب اندازہ فرمائیں کہ ۱۹۰۲ء سے آج تک جماعت کتنی ترقی کر چکی ہے۔ اگر جماعت اس امر میں کوشش کرے۔ تو رسالہ کی اشاعت دس ہزار (۱۰۰۰۰) سے کہیں زائد ہو سکتی ہے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

مطالعہ کتب اور خدام

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام پچھلے سالوں میں ہر سہ ماہی پر ایک امتحان ہوا کرتا تھا لیکن گذشتہ سال سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بعض ہدایات کے پیش نظر امتحان کے اس طریق کو بدل دیا گیا ہے۔ آئندہ اس کی صورت یہ ہو گی۔ کہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ و علماء سلسلہ کی دیگر تصانیف کی ایک معین تعداد ہر سہ ماہی کے لئے مقرر کر دی جایا کرے گی۔ مجالس کی نگرانی میں خدام اپنے طور پر ان کا مطالعہ کریں گے۔ ہر سہ ماہی کے اخیر پر ہر مجلس کی طرف سے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا خدام نے ان کتب کا مطالعہ کیا ہے یا نہیں مقامی طور پر چند آسان سوال دریافت کر کے امتحان لیا جائیگا۔ اور مرکز میں اطلاع بھجوا دی جایا کرے گی۔ کہ فلاں فلاں خادم نے فلاں فلاں کتاب پڑھ لی ہے۔ اس طرح سال بھر تمام کتب پڑھ لینے والوں کو مرکز کی طرف سے سند دی جائے گی۔ آئندہ سہ ماہی (جون۔ جولائی۔ اگست) کے لئے ذیل کی کتب تجویز کی جاتی ہیں۔ خدام ان کتب کو زیادہ سے زیادہ شوق اور انہماک سے پڑھیں۔ اور امتحان اور مطالعہ کی اصل غرض کو حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) تحفہ گولڑویہ (۲) قصیدہ عربی (یا عین فیض اللہ والعرفان)
(۳) توضیح مرام (۴) ازالہ اوہام (۵) فتح اسلام
(۶) ایک غلطی کا ازالہ (۷) احمدی اور غیر احمدی میں فرق (۸) چشمہ مسیحی
(۹) کلام محمود (۱۰) اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ (از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

روزنامہ الفضل ـــــ لاہور
مورخہ ۲۹ جون ۵۲ء

ہفتاد و دو فریق حسد[۷۲] کے عدد سے ہیں

چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے اخبار "اکانومسٹ" کی تردید میں جو معرکۃ الآرا بیان دیا تھا۔ اس کو نہ صرف پاکستانیوں نے بلکہ تمام اسلامی ممالک کے لوگوں نے بہت پسند کیا ہے۔ اور اس بیان کی وجہ سے اسلامی ممالک کے حوصلے پہلے سے کئی گنا بلند ہو گئے ہیں۔ چنانچہ روزنامہ آفاق مورخہ ۲۹ جون ۱۹۵۲ء میں قاضی بذل الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں

حکومت پاکستان کی خارجہ پالیسی کے متعلق پچھلے دنوں چودھری ظفر اللہ خاں نے جو بیان دیا۔ اس نے بہت سے مخالفین کی زبانوں کو بند کر دیا ہے۔ خصوصاً اسلامی ممالک کی حمایت کی حکمت عملی نے ان ملکوں کو خاص طور پر متاثر کیا ہے۔ جن کے مناقشات حکومت برطانیہ کے ساتھ ہیں۔ اور جن کے بعض اہل الرائے اس خیال میں تھے۔ کہ پاکستان "ڈومینین" ہونے کی وجہ سے اپنی حکمت عملی میں آزاد نہیں ہے۔ مثلاً مصر و ایران کے متعلق جو کچھ ہمارے وزیر خارجہ نے کیا۔ اس سے مصری اور ایرانی اخبارات بہت مسرور ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے پاکستان سے انتہائی تشکر و امتنان کا اظہار کیا ہے۔

امریکہ اور روس کی رقابت کے معاملہ میں بھی ہماری خارجہ حکمت عملی روز اول سے یہی رہی ہے۔ کہ ہم سیاسی طور پر کسی بلاک میں شامل نہیں ہیں۔ بلکہ فریقین کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ اور ان کی اچھی باتوں کی تعریف کرنے میں کسی جانبداری کو روا نہیں رکھتے۔" (آفاق ۲۹ جون صفحہ ۲)

حیرت ہے۔ کہ اس کے باوجود بعض پاکستانی علماء کہلانے والے اپنی ڈفلی بجائے چلے جاتے ہیں۔ اور جو تعصب کے جراثیم ان کے خون میں رچ گئے ہوئے ہیں۔ اس بیان کے بعد اور بھی کلبلانے لگے ہیں۔

یہ ایک ضروری قاعدہ ہے۔ کہ جب سورج کی شعاعیں زیادہ تیزی سے چمکتی ہیں۔ تو کمزور بینائی والے اور بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اور آنکھیں بھینچ لیتے ہیں۔ یہی حال حاسدین کا اس وقت ہوتا ہے۔ جب محسود کے طرۂ امتیاز کو قدرت ایک اور شاندار پر لگاتی ہے۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا یہ بیان اتنا جامع و مانع ہے کہ باہر تو باہر اس سے پاکستان کے اندرونی تخریبی نقادوں کا جو پاکستان کی خارجہ پالیسی پر آئے دن اعتراض جڑتے رہتے تھے سچ پوچھو تو منہ بند ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر جن لوگوں کی رگ حسد و تعصب اور بھی تیزی سے پھڑک اٹھے۔ وہ بیچارے خواہ بات بنے یا نہ بنے بات کرنے سے کس طرح باز رہ سکتے ہیں۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے یہ علمائے اسلام کہلانے والے اگرچہ ابھی تک صدیوں کے جھگڑوں کے باوجود رفع یدین اور آمین بالجہر کے مسائل بھی حل نہیں کر سکے۔ مگر تہور ملاحظہ فرمایئے۔ کہ بین الاقوامی مسائل پر بھی رائے زنی فرمانے تک سے نہیں ہچکچاتے اگر عالمیت یہی ہے۔ کہ خواہ کسی امر کے متعلق کوئی واقفیت ہو یا نہ ہو۔ فتویٰ ضرور دے ڈالنا چاہیئے۔ تو ہمیں بھی تسلیم ہے کہ مولوی محمد حنیف صاحب مدیر الاعتصام گوجرانوالہ بڑے عالم ہی نہیں بلکہ علامہ دہر ہیں لیکن اگر عالمیت یہ ہے۔ کہ صرف اسی مسئلہ کے متعلق بات کی جائے۔ جس کے ماعلیہ و مالہ کو آدمی اچھی طرح سمجھتا ہو۔ تو ہمیں معاف رکھا جائے۔ اگر ہم عرض کریں۔ کہ کسی امر متنازعہ فیہ کے متعلق مولوی محمد حنیف صاحب مدیر الاعتصام معمولی علماء کے زمرہ میں بھی شمار ہونے کے بالکل اہل نہیں ہیں۔ بلکہ ہم تو یہ کہیں گے۔ کہ ان سے سادہ گنوار بدرجہا زیادہ عالم و فاضل کہلانے کا مستحق ہے۔ جو ایسی محفل سے جہاں علمی باتیں ہو رہی ہوں۔ زبان حال سے یہ شعر پڑھتا ہوا اٹھ جاتا ہے۔ ؎

محفل ہے کہ دوزخ ہے میں بیٹھ نہیں سکتا

ان مسئلہ سازوں میں ان مسئلہ بازوں میں

پاکستان کے کچھ ایسے ہی علماء نے کراچی میں احراریوں کی رہنمائی میں پچھلے دنوں ایک کنونشن کر ڈالی تھی۔ جس میں احمدیوں کو اقلیت قرار دلانے اور چودھری محمد ظفر اللہ خاں کو پاکستان کی وزارت خارجہ سے برطرف کئے جانے کے نعرے لگائے گئے تھے۔

یہ دونوں مطالبات ایسے ہیں۔ کہ ایک حقیقی عالم اور پاکستان کا ایک حقیقی خیر خواہ کبھی ان کے متعلق کوئی خیال بھی اپنے ذہن میں گھسنے نہیں دے سکتا۔ چہ جائیکہ ایسی مجلس میں جہاں یہ مطالبات کئے گئے ہیں۔ نمایاں لیڈرانہ حصہ لے۔ مگر حسد کی ستم ظریفی دیکھیئے۔ کہ ہمارے یہ ندوی منتہی جناب مولانا محمد حنیف صاحب احراریوں سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر فرماتے ہیں:-

"پچھلے دنوں کراچی میں تمام قابل ذکر اسلامی جماعتوں کا ایک اجتماع اس غرض سے منعقد ہوا ہے۔ کہ اس میں چودھری ظفر اللہ کی علیحدگی کے مطالبہ کو متفقہ طور پر پیش کیا جائے۔ اس میں خصوصیت سے شریک ہونے والے علامہ سید سلیمان ندوی اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ہیں۔ یہ بھی اس مطالبہ کی پُر زور تائید کرنے والوں میں شامل ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ان کا وزارت خارجہ کی مسند پر فائز رہنا اب بدرجہ غایت متین اور حکومت کے قریب ترین حلقوں میں بھی ناموزوں خیال کیا جا رہا ہے۔ بلکہ علامہ سید سلیمان ندوی اور مولانا محمد شفیع صاحب کی شرکت صاف صاف یہ بتاتی ہے۔ کہ برسر اقتدار طبقے میں اس مسئلہ پر اب سنجیدگی سے غور کیا جا رہا ہے۔ کہ آیا چودھری صاحب کی قیادت سے پاکستان کے موقف کو تقویت پہنچنے کی کوئی توقع ہے یا نہیں۔ ....

... مشرق وسطٰے کے تمام ممالک اس وقت کن تکلیف دہ مصائب میں گرفتار ہیں۔ اور کون پالیسی ان کو برطانیہ و امریکہ کے بچھائے ہوئے دام استعمار سے بچا سکتی ہے؟۔ لیکن کیا ہمارے وزیر خارجہ نے ان اقوام کی کوئی مؤثر مدد کی؟ اگر اس بیان کو بار بار نظر و فکر کے زاویوں کے سامنے لایئے۔ جس میں کہ انہوں نے مصر اور برطانیہ کے درمیان ثالثی کی غیر دانشمندانہ پیشکش کی تھی۔ اور پھر از راہ انصاف بتایئے۔ کہ کیا اس سے زیادہ نقصان مصر کے موقف کو کسی بیان سے پہنچ سکتا ہے؟ ....

اور ایسا انہوں نے نادانستہ نہیں کیا۔ بلکہ ان کا کردار اور مذہبی و دینی عقیدہ یہ ہے۔ کہ اگر انگریز کا سایہ ہی پایۂ مرزائیت کے سر سے اٹھ جائے۔ تو مسلمانوں میں اس کی تبلیغ و اشاعت کے دروازے مسدود ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ بحیثیت مخلص مرزائی ہونے کے مجبور ہیں۔ کہ برطانیہ کے دامن اقتدار کے ساتھ نہ صرف خود وابستہ رہیں۔ بلکہ پورے عالم اسلامی کو وابستہ رکھیں۔ ....

یہ حقیقت ہے کہ وزارت خارجہ سے پاکستان کے موقف کو اگرچہ کوئی نفع نہیں پہنچا۔ لیکن مرزائیت کو فروغ ضرور ہوا ہے۔ اور ان کی مساعی سے ان کی جماعت کو حکومت کے دروبست پر قابض ہونے میں بڑی مدد ملی ہے۔ مگر یہ فائدہ اور نفع بھی اس وقت تک تھا۔ جب تک کہ وزیر خارجہ ہونے کی حیثیت سے یہ مسلمانوں میں مقبول رہیں۔ لیکن اب جبکہ ان کی مضر پالیسی سے ناراضگی و خفگی پھیل اور بڑھ رہی ہے خطرہ یہ ہے کہ اس سے جماعت مرزائیہ کی تگ و دو کو بھی بالآخر نقصان پہنچے گا۔ لہٰذا چودھری صاحب کو اس نقطۂ نظر سے بھی اس مطالبہ پر غور کرنا چاہیئے۔ اور مستعفی ہو کر پاکستان اور جماعت مرزائیہ دونوں کو موقعہ دینا چاہیئے۔ کہ وہ ان کے اس اقدام کو سراہیں۔ اور ان کے سپاس گزار ہوں۔"

(اخبار الاعتصام گوجرانوالہ مورخہ ۱۳ جون ۵۲ء)

ان اقتباسات کو پڑھیئے اور سر دھنیئے۔ ذرا مولانا بتائیں۔ کہ یہ مولوی سلیمان صاحب ندوی اور یہ مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کب سے ماہرین سیاست بن گئے ہیں۔ حکومت پاکستان نے کیوں اب تک ان میں سے کسی کو وزیر خارجہ نہیں بنایا؟

لطف یہ ہے کہ ایران اور مصر تو بقول قاضی بذل الرحمٰن صاحب انتہائی تشکر و امتنان کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب "ماں سے زیادہ چاہے کٹنی کہلائے" کے مصداق ان ممالک کی خود ان سے بھی زیادہ ہمدردی فرما رہے ہیں۔ پھر تمام دنیا یہ مان رہی ہے۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں نے اکانومسٹ کے مطعونات کا خوب منہ توڑ جواب دیا ہے۔ اور برطانیہ اور امریکہ سے پاکستان کی خارجہ حکمت عملی کا آزاد ہونا ثابت کر دیا ہے۔ اور یہ مولانا ہیں کہ اس بیان کو بھی برطانیہ کی حاشیہ برداری فرما رہے ہیں۔ مولانا کے حسد کی اصل وجہ وہی ہے۔ جس پر آپ نے آخری اقتباس میں خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ یعنی چودھری ظفر اللہ خاں کے وزیر خارجہ ہونے کی وجہ سے احمدیت کی ترقی ہوئی ہے۔ مولانا! ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں خواہ کسی حکومت کے وزیر خارجہ ہوں یا وزیر اعظم اور خواہ کچھ بھی نہ ہوں۔ وہ اپنے فرصت کے اوقات لہو و لعب میں ضائع کرنے کی بجائے تبلیغ اسلام میں انشاء اللہ آخری دم تک ضرور صرف کرتے رہیں گے۔ لیکن آپ کا یہ وہم ہے۔ کہ احمدیت کی ترقی کا انحصار چودھری صاحب کی ذات پر ہے۔ یا ان کے وزیر خارجہ ہونے پر ہے۔ جب چودھری ظفر اللہ خاں نہیں تھے۔ تو بھی احمدیت کی رفتار ترقی یکساں رہی ہے۔ اور خدانخواستہ جب آپ نہیں ہوں گے۔ تو احمدیت کی رفتار ترقی اسی طرح رہے گی۔ انشاء اللہ!

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تا ایندم اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیئے۔ قرآن کریم کا مطالعہ ہی آپ پر یہ حقیقت آئینہ کر دے گا۔ کہ الٰہی جماعتوں کی ترقی شخصیتوں سے وابستہ نہیں ہوتی۔ بلکہ بڑی بڑی شخصیتیں ایسی جماعتوں کی اکثر مخالف ہوتی ہیں۔ ذرا احمدیت ہی کی تاریخ پر نظر دوڑایئے۔ کتنی بڑی بڑی شخصیتوں نے اس کی مخالفت نہیں کی؟ مگر خدا کے رحم اور فضل سے احمدیت کا بے سر و سامان قافلہ آگے ہی بڑھتا چلا گیا ہے۔ آپ کا مشورہ سر آنکھوں پر مگر مولانا اچھی طرح سمجھ لیجئے۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں کا وزیر خارجہ ہونا یا مستعفی ہونا احمدیت کی رفتار ترقی پر ذرہ کی سفیدی کے برابر بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ بات آپ کی سمجھ میں آ جائے۔ تو ہم آپ کو ضرور عالم فاضل تسلیم کر لیں گے۔

ولادت

خاکسار کو مورخہ ۲۳/۶/۵۲ کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب اس کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار شیخ فرید الدین اوکاڑہ

حضرت اُمّ المؤمنین نوّر اللہ مرقدھا کی سیرتِ طیبہ

واقعات کی روشنی میں

اخوند فیاض احمد صاحب بی ایس سی ملتان سے تحریر فرماتے ہیں:۔

ائمہ سلف کا احترام

خاکسار کی والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں۔ کہ ایک مرتبہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے منظفر گڑھ سے اطلاع بھجوائی کہ دوسرے روز علی الصبح حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اور آپ بمع اہل و عیال ملتان تشریف لائیں گے۔ اور ملتان میں مدفون ائمہ سلف کے مزاروں پر بغرض دُعا تشریف لے جائیں گے۔ چنانچہ حسب اطلاع منظفر گڑھ سے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اور حضرت ماموں جان رضی اللہ عنہ بمع اہل و عیال تشریف لائے۔ چنانچہ سب مستورات اور خاکسار کے آبا جی رضی اللہ عنہ اور چند اور خدام حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ہمرکاب ملتان کے پرانے قلعہ پر آئے اور بزرگان کے مزاروں کے اندر جاکر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ہاتھ اٹھاکر دعا فرمائی۔

گھریلو کاموں میں جماعت کی مستورات کی رہنمائی

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہا ہمارے گھر تشریف لائی ہوئی تھیں اور خاکسار کی والدہ کے ساتھ کھڑی ہوکر ان کو کلف لگے اور رچنے ہوئے دوپٹے کو تہ کرنے کا ایسا طریق بتایا۔ جس سے دوپٹے کی کلف اور شکن محفوظ رہتی ہیں۔

شرک سے نفرت

ایک عورت نے ایک پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ جس پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ اور کہا کہ اس میں پانی ڈال کر پیجیئے۔ تو آپ نے روک دیا اور فرمایا کہ ہم ایسا نہیں کرتے۔

انتہائی لطف و کرم

اسی عورت نے باتوں میں آپ رضی اللہ عنہا سے خاکسار کی والدہ صاحبہ کے متعلق دریافت کیا کہ یہ آپ کی کیا لگتی ہے اور یہ کس کا گھر ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ میری بیٹی ہے۔ یہ میری بیٹی کا گھر ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا فی الواقع اپنے آپ رضی اللہ عنہا جماعت کی ماں سمجھتی تھیں۔ اور جماعت کے ہر فرد سے ماں جیسی محبت رکھتی تھیں۔

حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا کی دو تحریریں

ہمارے پاس خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی دو تحریریں موجود ہیں۔ ایک خاکسار کے اباجی کے نام اور دوسری خاکسار کی والدہ کے نام۔ اباجی کے نام پوسٹ کارڈ پر یہ تحریر ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

زینب اہلیہ قانون گو کے ہاتھ ۱۰ سیر چاول اور ایک تھیلی میں خوشبو اور تین دوپٹے بھیج رہی ہوں۔ جس میں سے چاول اور خوشبو ڈاکٹر صاحب (حضرت ماموں جان میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ ناقل) کو منظفر گڑھ پہنچا دینا۔ اور دوپٹے آپ کڑھوا دیں چھوٹی چھوٹی بوٹی اور مہین دھاگہ۔ اور جو اس کی کڑھوائی پر صرف ہو وہ مجھے لکھدیں۔ میں آپ کو بھیجدوں گی۔ زینب یہاں سے ہفتہ کو چلے گی۔ جب چیزیں پہنچ جاویں تو آپ مطلع کردیں گھر میں سب کو سلام علیکم اور بچوں کو دعا۔ والسلام ام محمود قادیان"

اس کارڈ پر قادیان کے ڈاکخانہ کی مہر ۱۷ جولائی ۱۹۳۱ء دو بجکر ۴۵ منٹ شام کی ہے۔

دوسری تحریر خاکسار کی والدہ صاحبہ کے نام اسی سلسلہ میں یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اقبال بیگم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تین دوپٹے زینب پٹواری کی بیوی کے ہاتھ بھیج رہی ہوں۔ علیحدہ علیحدہ بوٹی ہو اور چھوٹی چھوٹی ہو۔ اور ۱۰ سیر چاول ہیں۔ یہ ڈاکٹر صاحب کو منظفر گڑھ پہنچا دینا۔ خانصاحب کو السلام علیکم کہہ دیں۔ بچوں کو پیار۔ والسلام ام محمود قادیان دارالامان"

انتظامی سلیقہ

مذکورہ بالا دونوں خطوط کی روشنی میں آپ رضی اللہ عنہا کا انتظامی سلیقہ کیسا واضح ہے۔ جو ہر آدمی کے لئے ایک قیمتی سبق کا درجہ رکھتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا چند چیزیں بھجوانے کا ارادہ فرماتی ہیں۔ تو ان کے بھجوانے سے پہلے ان کی مقدار۔ نوعیت اور روانگی کے وقت سے مطلع فرماتی ہیں۔ اور پہلے سے تاکید فرما دیتی ہیں کہ رسیدگی کی اطلاع بھجوا دی جائے۔ اس کے بعد حامل کے ہاتھ دوبارہ ان چیزوں کی کیفیت وغیرہ تحریر فرماتی ہیں تاکہ بھجواتے ہوئے اگر کوئی چیز کم یا زیادہ ہو۔ تو معلوم ہو جائے۔

دوسروں کے مخصوص اطوار کا خیال رکھنے کی تاکید

خاکسار کی والدہ صاحبہ (یعنی جواب بقید حیات ہیں اور خاکسار کی دوسری والدہ ہیں۔ اور اس مضمون میں اپنی والدہ صاحبہ کا ہر جگہ ذکر ہے) بیان کرتی ہیں کہ جب ان کی شادی کے موقع پر خاکسار کے اباجی ان کو لینے کے لئے قادیان پہنچے تو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا بھی اس تقریب پر رونق افروز تھیں۔ سہ پہر کو آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہا نے ازراہِ شفقت دلھن (یعنی والدہ صاحبہ) کو بلوایا اور فرمایا کہ نئے گھر میں تم شرم کے مارے کچھ نہ کھاؤ گی۔ اب یہ ناشتہ کھالو تاکہ بھوکی نہ رہو اور اپنے سامنے والدہ صاحبہ کو بسکٹ کیک وغیرہ کھلائے اور اپنی چائے کی پیالی والدہ صاحبہ کو دے دی۔ جس میں سے کچھ گھونٹ آپ نے چائے پی ہوئی تھی۔ اور اپنے لئے دوسری پیالی میں چائے بنائی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے اباجی کو فرمایا کہ خانصاحب (یعنی خاکسار کے اباجی) کو میری طرف سے کہ دو کہ یہ (یعنی والدہ صاحبہ) چائے کی عادی ہے۔ اس کی چائے کا خیال رکھیں۔ (کیونکہ خاکسار کی والدہ صاحبہ کشمیر اور گلگت کے علاقوں سے آئی ہیں) چنانچہ اباجی نے مدت العمر ان کے حسب عادت چائے کا خیال رکھا گو وہ خود چائے کے عادی یا شائق نہیں تھے۔ اگر کبھی کسی وجہ سے ڈاکٹروں نے والدہ صاحبہ کو چائے سے پرہیز کرنے کا مشورہ دیا۔ تو اباجی والدہ کو فرماتے کہ میں نہیں کہتا۔ ڈاکٹر کہتے ہیں۔ نیز حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے شادی پر خاکسار کی والدہ صاحبہ کو دو روپے عنایت فرمائے تھے

اولاد کی گھریلو زندگی میں دخل نہ دینا

ایک دفعہ خاکسار کی والدہ صاحبہ آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ساتھ خاکسار کی نانی جان (اہلیہ محترمہ خان بہادر غلام محمد صاحب) بھی تھیں۔ نانی صاحبہ نے آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھ لیا کہ حضرت صاحب کی باری اس دن کہاں ہوگی۔ تو جواباً فرمایا مجھے کیا معلوم حضرت صاحب کہاں ہوں گے۔ ہم نے تو پالا پوسا۔ پڑھایا لکھایا جوان ہوئے۔ شادیاں کیں اور بیویوں کے حوالے کردیا۔

ملازموں کی دلجوئی

خاکسار کی والدہ صاحبہ کی موجودگی میں ایک دفعہ ایک عورت نے آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ فلاں ملازمہ کہتی ہے کہ اس کو روٹی تھوڑی ملی ہے تو آپ رضی اللہ عنہا نے باورچی خانہ سے اس کا کھانا منگوایا اور اس کے برتن میں اور سالن ڈالا۔ دو روٹیاں اور منگوا کر اس کی روٹیوں میں شامل کرکے اپنے تولیہ میں لپیٹ کر رکھ لیں اور فرمایا کہ وہ بچوں والی ہے اس کو روٹی کم نہ دو۔ جب وہ ملازمہ آئی تو اس کی دلجوئی کے لئے فرمایا دیکھو میں نے تمہاری روٹیاں اپنے تولیے میں لپیٹ کر رکھی ہیں تاکہ ٹھنڈی نہ ہو جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایت

ایک دفعہ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی موجودگی میں مائی کاکو صاحبہ نے باہر سے آکر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ فلاں آدمی نے مچھلی کھاکر لسی پی لی تو وہ فوت ہوگیا ہے یا سخت بیمار ہو گیا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دل تو گرمیوں میں مچھلی کھانے کو چاہتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ گرمیوں میں جو مچھلی کھائی جائے تو مچھلی تو زندہ ہو جاتی ہے۔ اور کھانے والا مر جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ لوگ دہی وغیرہ تو ڈال لیتے ہیں۔ لیکن میں پرہیز کرتی ہوں۔

محنت کی ترغیب

ایک مرتبہ فرمایا کہ آجکل لڑکیاں کام نہیں کرتیں۔ خاکسار کی والدہ صاحب نے عرض کیا۔ ہمیں تو گھر میں بہت کام ہوتا ہے۔ فرمانے لگیں کیا کام ہوتا ہے چند کپڑے سی لئے یا سلائیاں بن لیں۔ لیکن پرانے زمانے میں تو عورتیں خود سوت چرخے پر کات کر کپڑا بنتی تھیں۔ خود آٹا چکی پر پیس کر روٹی پکاتی تھیں گائے بھینس رکھتی تھیں۔ دودھ بلوتی تھیں۔ تم لوگ صرف چند کپڑے سی لینے اور چند سلائیاں بن لینے کو کافی سمجھتے ہو۔

عورتوں کو نصیحت

آپ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ والدہ صاحبہ کو ایک احمدی خاتون کا واقعہ سنایا کہ وہ کہتی ہے کہ میرے خاوند نے مجھے فلاں فلاں چیز نہیں لاکر دی۔ پھر فرمایا کہ خاوندوں کو کیا پتہ کہ وہ اپنی بیویوں کو کیا لاکر دیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے مردوں کو اپنی ضروریات بتایا کریں۔

جماعتہائے احمدیہ عراق و ایران سے تعلق رکھنے والے احباب سے گذارش

مجھے قیام جماعت احمدیہ عراق و ایران کے متعلق بعض ضروری یاد داشتوں کی ضرورت ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ سلسلہ کی تائید میں جو نشانات ان علاقوں میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ظاہر ہوئے ہیں۔ ان کو یکجائی طور پر جمع کروں اور ضروری حالات بھی لکھوں لہٰذا وہ دوست جن کا عراق و ایران کی جماعتوں سے کبھی تعلق رہا ہے یا اب تعلق ہو وہ ازراہ مہربانی مندرجہ ذیل امور کے جواب بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(۱) آپ کب سے کب تک ایران میں مقیم رہے معہ مختصر حالات زندگی۔

(۲) اس عرصہ میں آپ نے کن کن گاؤں یا شہر میں احمدیہ لٹریچر تقسیم کیا یا زبانی تبلیغ کی۔

(۳) سلسلہ کی تائید میں کوئی نشان آپ کے مشاہدہ یا سماعت میں آیا ہو تو وہ بھی تحریر فرمائیں۔

(۴) جماعت کی مخالفت یا تائید میں ضروری واقعات تحریر فرمائیں۔

(۵) جماعت کے ساتھ ایک تعلق اور دیگر ضروری حالات

خاکسار مرزا برکت علی سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ایران و عراق حال قادیان درویش

حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ اور ختم نبوت

(شیخ محمد احمد پانی پتی)

گذشتہ اشاعت میں احباب حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کے حالات زندگی پڑھ چکے ہیں۔ جن سے ان کو آپ کے مرتبہ کا کچھ اندازہ ہوگیا ہوگا۔ آج کی اشاعت میں مولانا کی مشہور و معروف تصنیف مثنوی سے چند ایسے اشعار پیش کئے جاتے ہیں جن سے قارئین کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپ کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ کی امت کے لئے نبوت غیر تشریعی کا دروازہ کھلا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان معنوں میں خاتم النبیین نہیں ہیں۔ جن معنوں میں آج کل کے ناواقف مسلمان سمجھتے ہیں۔ پہلے

امت محمدیہ میں نبوت کے اجرا کے متعلق مولانا کے ارشادات پڑھیے۔ فرماتے ہیں:-

عقل کل و نفس مرد خدا ست
عرش و کرسی را مداں کز دے جداست

جو مرد خدا ہے۔ اس کی عقل اور روح سب سے برتر ہے۔ اور عرش و کرسی اس سے جدا نہیں ہے۔

مظہر حق است ذات پاک او
رو بجو حق را و از دیگر مجو

اس مرد خدا کی پاک ذات خدا کی مظہر ہے۔ (یعنی خدا تعالیٰ کی ہستی کا حقیقی علم اسی پاک ذات کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے) جا اسی سے حق کو ڈھونڈ اور کسی دوسرے سے مت ڈھونڈ۔

عقل جزوی عقل را بدنام کرد
کام دنیا مرد را بے کام کرد

جزوی عقل نے عقل کو بدنام کر دیا ہے۔ اور دنیا کی حرص نے آدمی کو ناکام کر دیا ہے۔

آں ز صیدی حسن صیادی بدید
دیں ز صیادی غم جسدی کشید

عقل کل نے غم جسدی کو اختیار کیا۔ یعنی خدا کی راہ میں اس نے اپنے نفس کو قربان کر دیا۔ اور اسی کے نتیجہ میں اچھا شکاری بن گیا۔ کئی روحیں اس پر قربان ہو گئیں۔ اور یہ کم عقل اپنے خیال میں شکاری بنا۔ مگر ناکام ہو کر اور وں کا شکار بنا۔

ہر خیال و حیلہ کم تن تار را
کو غنی رہ کم دہد مکار را

تو خیال اور حیلہ سازی کا تانا بانا مت بن۔ کیونکہ خدا کی ذات بے پروا ہے۔ اور وہ مکار حیلہ ساز کو راہ راست پر پہنچنے کی توفیق نہیں دیتا۔

مکر کن در راہِ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر امتے

اچھی خدمت کے راستہ میں کوشش اور تدبیر سے کام لے۔ **تا امتی ہو کر نبوت حاصل کر سکے**

عقل کامل را قرین کن با خرد
تا کہ باز آید خرد زاں خوئے بد

اپنی عقل کو عقل کامل (یعنی مرد کامل) کے سامنے پیش کر۔ یعنی اس کی صحبت اختیار کر تا کہ تیری عقل بری عادت سے باز آجائے۔

چونکہ دستِ خود بدستِ او نہی
پس ز دستِ آکلاں بیروں جہی

جب تو اس مرد کامل کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ تب تو کھا جانے والوں (یعنی ایمان کو بگاڑ دینے والے عنصر) کے ہاتھ سے نجات پائے گا۔

دستِ تو از اہل آں بیعت شود
کہ ید اللہ فوق ایدیہم بود

تیرا ہاتھ ان بیعت کرنے والوں میں سے ہوگا۔ جن کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ ید اللہ فوق ایدیہم۔ کہ ان کے ہاتھوں پر خدا تعالیٰ کا ہاتھ تھا

چوں بدادی دستِ خود در دستِ پیر
پیر حکمت کو حکیم است و خبیر

اگر تو اس پیر یعنی مرد خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیگا۔ جو سراپا حکمت و معرفت اور خدا تعالیٰ سے خبر پانے والا ہے۔

کو نبیٔ وقت خویش است اے مرید
زانکہ او نورِ نبی آید پدید

جو اپنے وقت کا نبی ہے۔ کیونکہ اس سے نبی کے نور کا ظہور ہوتا ہے۔

در حدیبیہ شدی حاضر بدیں
واں صحابہ بیعتی را ہم قریں

داگر تو ایسا کرے گا۔ اور ایسے پیر مرد کے ہاتھ میں جو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ ہاتھ دیگا تو اے مخاطب تو سمجھ لے کہ تو حدیبیہ میں حاضر ہو گیا۔ جہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیعت کر رہے تھے۔

. . . .

مندرجہ بالا اشعار سے صاف ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو خدا کے رنگ میں بالکل رنگین ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا اپنا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ ان پر خدا تعالیٰ کی پاک وحی کا نزول ہوتا ہے۔ اس چیز کو مولانا نے نبوت کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں:-

مکر کن در راہِ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر امتے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بار بار تصریح فرمائی ہے۔ کہ نبی وہ ہوتا ہے۔ جو کثرت سے مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہو۔ اور انہی معنوں سے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو نبی ٹھیرایا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کن معنوں میں خاتم النبیین ہیں؟ اس کے متعلق مولانا فرماتے ہیں:-

معنیٔ نختم علیٰ افواھھم
ایں شناس ایں است راہرو راہم

آیت نختم علیٰ افواھھم (اس دن ہم ان کے چہروں پر مہر لگا دیں گے) کے معنی سمجھنے کی کوشش کرو۔ یہ راہ دین پر چلنے والے کے لئے ایک بڑا مسئلہ ہے۔

تا ز راہ خاتم پیغمبراں
بو کہ بر خیزد لبِ ختم گراں

تا کہ میرے لب ہلانے سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے راستے سے ایک بھاری رکاوٹ دور ہو جائے

ختم ہائے کانبیاء بگزاشتند
آں بدینِ احمدی برداشتند

پچھلے نبی روحانی فیوض پر جو بندشیں چھوڑ گئے تھے۔ اور انہوں نے ان کو کھولا نہیں تھا۔ وہ بندشیں احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں اٹھا دی گئیں۔

قفل ہائے ناکشودہ ماندہ بود
از کفِ انا فتحنا بر کشود

روحانی فیوض پر قفل لگے ہوئے تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انا فتحنا کے ہاتھ سے ان سب کو کھول دیا۔ اور روحانی فیوض کا چشمہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے پوری طرح جاری ہو گیا۔

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثلِ او نے بود نے خواہند بود

آپ خاتم اس لئے ہوئے۔ کہ فیض رسانی میں آپ جیسا نہ کوئی پہلے نبی ہوا ہے۔ اور نہ آئندہ ہی کوئی ہو سکے گا۔

چونکہ در صنعت برد استاد دست
تو نہ گوئی ختم صنعت بر تو ہست

جس طرح جب کوئی استاد صنعت میں سبقت لے جاتا ہے۔ تو کیا تم یہ نہیں کہتے۔ کہ اے استاد تجھ پر صنعت کاریگری ختم ہے۔

در کشادِ ختم ہا تو خاتمی
در جہانِ روح بخشاں حاتمی

اسی طرح تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں کہ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر قسم کے "ختموں" (یعنی بندشوں) کے کھولنے (اور ہر قسم کے بند روحانی فیوض کو جاری کرنے) کی وجہ سے "خاتم" (یعنی یگانہ روزگار) ہے۔ (اس صفت میں نہ تجھ سا کوئی ہوا اور نہ ہو سکے گا) اور روحانیت بخشنے والوں کی دنیا میں تو حاتم کی طرح سخاوت میں بے مثل ہے۔

ہست اشاراتِ محمدؐ المراد
کل کشاد - اندر کشاد اندر کشاد

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یہ ہے کہ سب راستے کھلے ہی کھلے ہیں۔ کوئی بھی بند نہیں ہے۔

صد ہزاراں آفریں بر جانِ او
بر قدوم و دورِ فرزندانِ او

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح اور آپ کے فرزندوں کی تشریف آوری اور ان کے دور پر صد ہزار آفرین۔ یعنی اگرچہ آپ کا جسمانی بیٹا تو کوئی نہیں ہے۔ لیکن ہر زمانہ میں آپ کے روحانی فرزند پیدا ہوتے رہیں گے۔ ان پر بھی صد ہزار آفرین ہو۔

آں خلیفہ زادگانِ مقبلش
زادہ اند از عنصرِ جان و دلش

وہ آنے والے فرزند۔ وہ اقبالمند جانشین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان اور دل کے عنصر سے پیدا ہوئے ہیں۔

گر ز بغداد و ہری یا از رے اند
بے مزاجِ آب و گلِ نسلِ وے اند

وہ روحانی فرزند خواہ بغداد یا ہرات یا رے کے رہنے والے ہوں۔ مٹی اور پانی کے اثر سے بے نیاز ہو کر وہ حضور ہی کی نسل سے ہیں۔

شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل است
خم مُل ہر جا کہ جوشد ہم مل است

پھول کی شاخ کسی جگہ اُگے۔ پھر بھی اس کا پھول پھول ہے۔ اور شراب کا مٹکا کسی جگہ جوش میں آئے۔ وہ شراب ہے۔

گر ز مغرب بر زند خورشید سر
عین خورشید است نے چیزے دگر

اگر بالفرض سورج مغرب سے طلوع ہو۔ تو وہ بھی سورج ہی ہے۔ یعنی آپؐ کے روحانی فرزند خواہ کسی ملک میں پیدا ہوں۔ وہ حضور ہی کی ذات کا بروز ہیں۔ اور ظہور ہیں۔ (مثنوی مولانا روم دفتر ششم)

مندرجہ بالا اشعار کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ اس میں مولانا روم نے ختم نبوت کی حقیقت بیان کی ہے۔ کہ پرانے زمانے کے نبی اپنے متبعین کو کامل روحانی فیوض سے نہیں نوازتے تھے۔ اور وہ فیوض بند پڑے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر پوری طرح فیوض کو جاری کیا۔ جس طرح ایک کاریگر کے متعلق اسکی مہارت تامہ کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ کہ اس پر کاریگری ختم ہو گئی۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہی معنوں میں خاتم ہیں۔ کہ آپ کے کمالات کا کوئی نبی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور روحانی فیوض کا چشمہ جس زور سے آپ نے جاری کیا۔ اس زور سے پچھلا کوئی نبی بھی جاری نہیں کر سکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ختم نبوت کے یہی معنے کئے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین انہی معنوں میں مانا ہے۔ کیا مکفرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ پر فتاویٰ کفر لگاتے وقت حضرت مولانا

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسئلہ رفع و آمد ثانی حضرت مسیح علیہ السّلام کے متعلق

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کے ارشادات

مرسلہ مکرم دوست محمدؐ صاحب حجانہ ضلع ڈیرہ غازیخاں

(نقل عبارات از قلمی کتاب اشارات فریدی جلد چہارم ص۱۹۲ تا ص۱۹۴ مرتبہ قاضی دین محمد صاحب امام مسجد جام پور حسب فرمائش مولانا مولوی امام بخش صاحب فریدی سکنہ جام پور بہ ۱۳۱۸ھ المبارک)

"مقبوس شعتم بوقت زوال روز یکشنبہ بستم از ماہ ذوالقعدہ یک ہزار و سہ صد و شانزدہم ہجری المقدس بدولت پابوس و زیارت حضرت اقدس کہ عبادتے و سعادتے بہتر ازیں نیست دام مجدہ در رفع حضرت عیسےٰ علیہ السلام افتاد یکے از حضار عرض کرد کہ قبلہ حضرت عیسےٰؑ باہمیں جسد عنصری مرفوع شدہ یا بعد موت عرفی روح پاک ایشان مرفوع گردیدہ است۔ حضور خواجہ ابقاء اللہ تعالیٰ ببقاءہ فرمودند کہ نصاریٰ از رجوع و نزول و وجود حضرت عیسےٰ علیہ السلام بدار دنیا ثانیاً ہرگز قائل نیستند و منکر اند چنانچہ من از اکابر نصرانیان پرسیدہ ام ایشان گفتہ اند کہ ما نمی پذیریم از نزول حضرت عیسےٰ روح اللہ از آسمان دریں دار دنیا ثانیاً و آنچہ حضرت عیسےٰؑ فرمودہ اند۔ کہ من باز آیم آں آمدن ایشان در قیامت خواہد بود و چنانچہ نصاریٰ برائے حضرت عیسےٰؑ دو غیبت قرار دادہ اند۔ یکے غیبت صغریٰ دوم غیبت کبریٰ پس غیبت صغریٰ آنست کہ چوں حضرت عیسےٰ مصلوب شدند آنگاہ در قبر مدفون شدند سہ شب سہ روز در قبر ماندند و بعد از سہ شبانہ روز از قبر بیروں آمدہ اند۔ آنگاہ روح پاک ایشان مرفوع گشتہ است یعنی پس از روز خروج از قبر تا چہل روز دیگر ہر روز بر حواریین خود ظاہر می شدند و نصیحت و تلقین و تربیت می فرمودند۔ حواریین را در سلوک آنگاہ مخفی و پوشیدہ شدند۔ یعنی مرفوع گشتند و باز بر حواریین ظاہر و ہویدا نگشتہ اند ایں است غیبت صغریٰ نزد نصاریٰ۔ بعد ازاں حضور خواجہ ببقاء اللہ تعالیٰ ببقاءہ فرمودند کہ چہلم روز حضرت عیسےٰؑ از حواریین وداع کردند و پدرود نمودند و گفتند کہ من اکنوں بر آسمان می روم باز نزد شما نخواہم آمد مگر روزے کہ تمام خلائق پیش پدر من جمع شدہ باشند و حق حساب خواہند داد مرا خواہند دید کہ بہ پہلوئے راست پدر خود نشستہ باشم پس ازاں روز وداع تا قیامت ایں غیبت کبریٰ است نزد نصاریٰ در رجوع حضرت عیسےٰؑ نزد نصاریٰ در دنیا ہرگز ثابت نیست۔ بعد ازاں حضور خواجہ ابقاء اللہ تعالیٰ ببقاءہ فرمودند کہ یک تعویذ بیست عدد کہ دفعہ تپ غب نوشتہ میشود در آں انیست کہ ولد عیسیٰ ادیا کہ یا خروج عیسیٰ ادیا کہ یا رفع عیسیٰ ادیا کہ یا دیا۔ پس ازیں تعویذ ایں چنیں ایں چنیں فہم مے آید کہ مراد از ولد عیسےٰؑ تولد حقیقی حضرت عیسےٰؑ از بطن عفت مآب حضرت بی بی مریم است مراد از خروج عیسےٰؑ خروج ایشاں از قبر است بعد از دفن شدن و مراد از رفع عیسےٰؑ رفع روح اطہر ایشان است بر آسمان۔"

"ماہ ذوالقعدہ ۱۳۱۶ھ میں بروز اتوار بوقت زوال میں نے خواب میں حضرت اقدس کی زیارت کی کہ اس سے بہتر عبادت اور سعادت نہیں ہو سکتی وہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے رفع کے متعلق بات چیت ہوئی ایک شخص نے عرض کیا کہ قبلہ! حضرت عیسےٰؑ اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے۔ یا موت کے بعد آپ کی روح پاک کو اٹھایا گیا۔ حضور خواجہ ابقاء اللہ ببقاءہ نے فرمایا کہ نصاریٰ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں آنے اور آسمان سے نازل ہونے کے ہرگز قائل نہیں ہیں اور اس کے منکر ہیں۔ چنانچہ میں نے ایک بہت بڑے عیسائی سے آپ کی شان کے بارے میں دریافت کیا اس نے جواب دیا کہ ہم حضرت عیسےٰؑ روح اللہ کے آسمان سے اس دار دنیا میں دوبارہ آنے کے قائل نہیں ہیں وہ جو حضرت عیسےٰؑ نے فرمایا ہے کہ میں آؤں گا تو یہ آنا قیامت کے دن ہو گا

چنانچہ نصاریٰ حضرت عیسےٰؑ کے غائب رہنے کے دو زمانے قرار دیتے ہیں۔ ایک غیبت صغریٰ اور دوسری غیبت کبریٰ غیبت صغریٰ یہ ہے کہ جب حضرت عیسےٰؑ کو صلیب دی گئی تو آپ کو قبر میں مدفون کر دیا گیا۔ تین رات اور تین دن آپ قبر میں رہے تین شبانہ روز کے بعد آپ قبر سے باہر آئے اس وقت سے آپ کی روح پاک کو شان رفوع حاصل ہوئی یعنی قبر سے نکلنے کے روز سے چالیس روز بعد تک اپنے حواریوں پر ظاہر ہوتے رہے ان کو نصیحت و تلقین کرتے اور ان کی تربیت کرتے سلوک میں حواریوں سے اس وقت مخفی اور پوشیدہ ہو گئے یعنی مرفوع ہو گئے دوبارہ پھر حواریوں پر ہویدا نہ ہوئے۔ نصاریٰ کے نزدیک یہ ہے غیبت صغریٰ بعد ازاں حضور خواجہ ابقاء اللہ تعالیٰ ببقاءہ نے فرمایا کہ چالیسویں حضرت عیسےٰؑ حواریوں سے رخصت

(باقی صفحہ ۷ پر)

فدیہ رمضان ادا کرنیوالوں کی تیسری فہرست

اس سے قبل دو فہرستوں میں ایسے بھائیوں اور بہنوں کے نام الفضل میں شائع کرا چکا ہوں جنہوں نے عاجز کو روپیہ بھیج کر اپنی جگہ دوسروں سے روزے رکھوائے بوجہ اس کے کہ وہ معذور تھے۔ اللہ تعالیٰ اب کو جزائے خیر دے اور ان کے فدیہ کو قبول فرمائے

الفضل مورخہ ۱۱ جون میں جو فہرست نمبر ۲ شائع ہوئی ہے اس میں ساتویں نمبر پر ڈاکٹر کے ایم مصطفےٰ صاحب کی رقم صرف پندرہ روپے چھپی ہے حالانکہ ان کی طرف سے پچیس روپے آئے تھے۔ اس غلطی کا افسوس ہے اگر کسی دوست نے رقم بھیجی ہو اور ان کا نام شائع نہ ہوا ہو تو وہ عاجز کو اطلاع فرمائیں

خاکسار فضل الرحمن حکیم افسر لنگر خانہ ربوہ

نمبر	نام و تفصیل	رقم
۱	جناب مختار محمود صاحب مالیر کینٹ کراچی برائے افطاری منجانب دادا صاحب خود	۳-۰-۰
۲	بذریعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فدیہ رمضان	۵۰-۰-۰
۳	چودھری عطا محمدؐ صاحب ربوہ 〃 〃	۱۵-۰-۰
۴	اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۱۵-۰-۰
۵	ناصرہ بیگم صاحبہ بنت 〃 〃 〃 〃	۱۵-۰-۰
۶	چودھری غلام محمدؐ صاحب بی۔اے۔ بذریعہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ فدیہ رمضان۔	۱۴-۰-۰
۷	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ گیلن ڈسپنسری فدیہ رمضان۔ بذریعہ محاسب صاحب	۳۰-۰-۰
۸	رشیدہ بیگم صاحبہ بھن ضلع سرگودھا۔ فدیہ رمضان	۱۴-۰-۰
۹	راجہ علی محمدؐ صاحب گجرات 〃 〃	۲۵-۰-۰
۱۰	ڈاکٹر قاضی محمدؐ منیر صاحب۔ بذریعہ محاسب صاحب فدیہ رمضان	۲۰-۰-۰
۱۱	لفٹیننٹ کرنل اقبال احمد صاحب فدیہ رمضان	۴۰-۰-۰
۱۲	رضیہ صاحبہ بیگم میاں گل محمدؐ صاحب سرگودھا 〃 〃	۱۴-۰-۰
۱۳	مکرمہ رشید بیگم صاحبہ بہلول پور 〃 〃	۱۵-۰-۰
۱۴	مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃	۱۵-۰-۰
۱۵	جناب الطاف الرحمٰن صاحب ڈرگ روڈ 〃 〃	۱۴-۰-۰
۱۶	جناب عبدالرحیم صاحب نیر پشاور۔ بذریعہ امانت 〃 〃	۱۴-۰-۰
۱۷	جناب نذیر احمد صاحب سیالکوٹی لاہور چھاؤنی 〃 〃	۷-۰-۰
۱۸	مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بذریعہ جناب شاہنواز صاحب مری۔ فدیہ رمضان	۲۰-۰-۰
۱۹	مکرمہ امۃ السلام صاحبہ بیگم میجر ایس اے رحمٰن صاحب راولپنڈی 〃	۳۰-۰-۰
۲۰	سردار بشیر احمد صاحب رسول ضلع گجرات۔ فدیہ رمضان ۲ کس	۲۸-۰-۰
۲۱	عطیہ چودھری نذیر حسین صاحب دولم تحصیل پسرور برائے لنگر خانہ چار سیر مرچ سرخ	
۲۲	ڈاکٹر نورالدین صاحب۔ فدیہ رمضان	۳۰-۰-۰
۲۳	مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ۔ اہلیہ چودھری نذیر احمد صاحب سیالکوٹ فدیہ رمضان	۱۰-۰-۰
۲۴	چودھری محمدؐ یونس صاحب راولپنڈی فدیہ رمضان	۲۵-۰-۰
۲۵	چودھری محمد مددعلی صاحب کراچی۔	۲۵-۰-۰
۲۶	چودھری مولا بخش صاحب بذریعہ ملک فضل کریم صاحب محمد نگر لاہور۔ فدیہ رمضان	۳۰-۰-۰
۲۷	اہلیہ صاحبہ چودھری بشیر احمد صاحب۔ بذریعہ ملک فضل کریم صاحب محمدؐ نگر لاہور۔ فدیہ رمضان	۲۰-۰-۰
۲۸	مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ۔ بذریعہ نذیر حسین صاحب۔ گوالمنڈی لاہور۔ فدیہ رمضان	۱۱-۰-۰
۲۹	حافظ عبدالسلام صاحب ربوہ فدیہ رمضان	۲۵-۰-۰
۳۰	اہلیہ صاحبہ رسالدار احمد خاں صاحب مرزا۔ چکوال۔ فدیہ رمضان۔	۱۴-۰-۰
۳۱	اہلیہ صاحبہ حکیم فضل حق صاحب بٹالوی لاہور فدیہ رمضان۔	۱۵-۰-۰
۳۲	سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ ربوہ 〃 〃	۲۰-۰-۰

مسئلہ رفع و آمد ثانی حضرت مسیح علیہ السلام

(بقیہ صفحہ ۶)

ہوگئے اور غائب ہوگئے اور کہا میں آسمان پر جارہا ہوں۔ میں اب تمہارے پاس نہیں آؤں گا مگر اس روز جب تمام مخلوقات میرے باپ کے پاس جمع ہوگی اور اپنے حساب دے گی۔ اس دن تم دیکھو گے کہ میں باپ کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہوں گا پس حواریوں سے رخصت ہونے والے دن سے قیامت تک، عائب غائب رہنا عیسائیوں کے نزدیک غیبت کبریٰ ہے۔ حضرت عیسےٰ کا دنیا میں آنا عیسائیوں کے نزدیک ہرگز ثابت نہیں ہے۔

بعد ازاں حضور خواجہ ابقاء اللہ بقائہ نے فرمایا کہ ایک تعویذ بخار کے واسطے لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ "ولد عیسےٰ اریا کو یا۔ خروج عیسےٰ اریا کو یا۔ رفع عیسےٰ اریا کو یا" اس تعویذ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ولد عیسےٰ سے مراد حضرت عیسےٰ کی حضرت عفت مآب حضرت بی بی مریمؑ کے بطن سے حقیقی تولد ہوتا ہے۔ خروج عیسےٰ سے مراد آپ کے دفن ہونے کے بعد قبر سے باہر آنا ہے اور رفع عیسےٰ سے مراد آپ کی روح اطہر کا آسمان پر جانا ہے ❖

درخواستہائے دُعا

— میرے ماما جان قبلہ چوہدری نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں) فالج اور دمہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور چارپائی سے اٹھ نہیں سکتے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں
(قریشی فصیح الدین جمیل)

— خاکسار کی بچی ہاتھ جل جانے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حکیم عبدالرحیم فلیمنگ روڈ لاہور

مخالف و موافق لٹریچر

لائبریری میں ریکارڈ کے لئے ہمیں ایسے تمام لٹریچر کی ضرورت ہے جو سلسلہ یا سلسلہ کے افراد کی مخالفت یا تائید میں شائع ہوا ہو خواہ وہ کسی مذہب کی طرف سے ہو۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جن احباب کے پاس اس قسم کا لٹریچر موجود ہو وہ اگر قیمتاً دینا چاہیں تو مناسب قیمت سے ہمیں اطلاع دیں اور اگر عطیۃً لائبریری کے لئے دیں تو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ اور لائبریری میں ان کی طرف سے بطور یادگار موجود رہے گا۔

اسی طرح سلسلہ یا سلسلہ کے افراد کی تائید یا مخالفت میں آئندہ شائع ہونے والے مضامین بصورت اصل پرچہ یا کٹنگ ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ محمد صدیق
انچارج خلافت لائبریری ربوہ

— احباب و بزرگان۔ میرے بھائی چوہدری عنایت اللہ صاحب بی۔ اے سی اور ان کے بیٹے چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے کاٹن انسپکٹر کی مقدمہ میں باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ ہدایت اللہ
چک نمبر ۳۵ جنوبی سرگودھا

— میری اہلیہ اختلاج قلب کے باعث بیمار ہے اور تشویشناک حالت میں ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔
(۲) میرے چھوٹے بھائی نے امتحان دیا ہے احباب اس کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔
(۳) ہمشیرہ کی صحت پچھلے چند دنوں سے خراب ہوگئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں
منظور احمد سلیم دفتر انکم ٹیکس نوشہرہ

ٹینڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل افسر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے شیڈولڈ ریٹ سربمہر ٹینڈر ۲ بجے دوپہر ۱۹ ۷/۵۲ تک مقررہ فارموں پر وصول کریں گے جو کہ اس دفتر سے ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے ۱۲/۷/۵۲ کے بارہ بجے تک مل سکیں گے اور یہ ٹینڈر اسی تاریخ کو ۳ بجے بعد دوپہر سرعام کھولے جائیں گے

نمبر شمار	کام کا نام	کام کی تخمینی لاگت بمعہ ٹینڈر فی صدی	زرضمانت جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا
(i)	لائلپور میں ۱۰ عدد کوارٹرز جونیر ماتحتوں کیلئے اور ۸ عدد کوارٹرز چوتھے درجہ کے سٹاف کیلئے تیار کرانا ہے	۱۰۲۰۰۰/-/- روپیہ	۲۰۰۰/-/- روپیہ
(ii)	وزیر آباد میں ۴ عدد کوارٹرز جونیر ماتحتوں کیلئے اور ۲ عدد کوارٹرز چوتھے درجہ کے سٹاف کیلئے تیار کرانا ہے	۵۰۰۰۰/-/- روپیہ	۱۰۰۰/-/- روپیہ
(iii)	سیالکوٹ میں ۲ عدد کوارٹر جونیر ماتحتوں کے لئے اور ۱۶ عدد کوارٹر چوتھے درجہ کے سٹاف کیلئے تیار کرانا ہے	۲۶۰۰۰/-/- روپیہ	۵۰۰/-/- روپیہ

۲۔ ایسے کنٹریکٹرز جن کے نام منظور شدہ فہرست میں نہ ہوں بہتر ہوگا کہ وہ اپنے نام ۷/۵۲ سے قبل اپنے ساتھ اپنی مالی حالت اور کام کے تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ دے کر رجسٹر کروالیں بصورت دیگر اس قسم کے سرٹیفکیٹ ٹینڈر کے ساتھ شامل ہونے چاہئیں

۳۔ مفصل کوائف اور شرائط دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں کسی بھی کام کے دن دیکھے جاسکتے ہیں

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی سی ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ ۵-۱/۶۲۶ سال ۱۹۵۲ء (درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۴۹ء)

محمد خاں ولد زمان قوم اعوان ساکن چکوال مدعی
بنام گوربچن سنگھ وغیرہ

بنام گوربچن سنگھ عرف بچن سنگھ، سوجان سنگھ سوہن سنگھ گورمکھ سنگھ پسران نانک سنگھ اقوام کھتری ساکنان چکوال حال تارکان وطن

ہرگاہ عدالت ہذا کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں سوجان سنگھ وغیرہ رسپانڈنٹان چونکہ تارک الوطن ہوگئے ہیں اور معمولی طریقہ سے ان پر تعمیل نہیں ہوسکتی اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مذکورہ صدر مسئول علیہم عدالت ہذا میں مورخہ ۱۹ ۷/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۲۳ ۶/۵۲ بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا

دستخط حاکم   مہر عدالت

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی سی ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ ۶۲۸ سال ۱۹۵۲ء درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۴۹ء

فیروز خاں ولد نواب خاں قوم جنجوعہ راجپوت سکنہ کہوہ تحصیل پنڈ دادن خان مدعی
بنام مہتہ کرشن لعل رسپانڈنٹ

بنام مہتہ کرشن لعل ولد مہتہ مکھیداس قوم مدھیال برہمن سکنہ کہوہ تحصیل پنڈ دادن خاں۔ حال وارد ہندوستان۔

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں رسپانڈنٹ کرشن لعل بدوں پتہ تارک الوطن ہوگیا ہے اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہوسکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مذکورہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۱۹ ۷/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی

آج مورخہ ۲۱ ۶/۵۲ بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم۔   مہر عدالت

مولانا جلال الدین رومیؒ اور ختم نبوت

بقیہ صفحہ (۵)

جلال الدین رومی کی بیان کردہ تصریحات کو بھی پیش نظر رکھ لیتے ہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف "ایک غلطی کے ازالہ" میں اس حقیقت پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ جو مولانا نے اپنے مندرجہ بالا اشعار میں بیان کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ عبارت درج ذیل کی جاتی ہے۔

"اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو خاتم النبیین ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آ سکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آ سکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں۔ اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے۔ اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں۔ کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت سے ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدیؐ کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں۔ بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔ اسی لئے اس کا نام آسمان پر محمدؐ اور احمدؐ ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ محمدؐ کی نبوت آخر محمدؐ کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔ پس یہ آیت کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اس کے معنی یہ ہیں کہ لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا ولکن ھو اب لرجال الآخرۃ لانہ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر توسطہ غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمدؐ اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کی رو سے۔ اور یہ نام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا ہے۔ لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا"

اقوام متحدہ کے مبصر اسرائیل کے جارحانہ اقدام کی تحقیقات کرینگے

عمان ۲۸ جون:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فلسطین میں اقوام متحدہ کے مبصر اعلیٰ اسرائیلیوں کے مبینہ جارحانہ اقدام کی تحقیقات کرنے کے لئے یروشلم روانہ ہو گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جنرل رائلی یروشلم میں اقوام متحدہ کے دفاتر پر قبضہ اور دو ہفتے قبل ایک یہودی قافلے سے ڈرم چھین لینے کے واقعات کی بھی کریں گے۔ وہ اس امر کی تفتیش بھی کریں گے یہودیوں نے حدافہ کے علاقہ میں عارضی صلح کے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے فوجیں جمع کی ہوئی ہیں۔ (اسٹار)

کشمیر کے متعلق گفت و شنید نہایت نازک دور میں داخل ہو گئی

لندن ۲۸ جون:۔ جوں جوں ڈاکٹر گراہم کی آخری کوششوں کا مہینہ اختتام کے قریب پہنچ رہا ہے نیویارک میں پاکستان اور بھارت کے مندوبین کے ساتھ ان کی بات چیت کے متعلق قیاس آرائیاں بھی بڑھتی جا رہی ہیں ان قیاس آرائیوں کی بنیاد زیادہ تر پنڈت نہرو کی ان دو تقریروں پر ہے۔ جو انہوں نے کشمیر کے متعلق بھارت کی دستوری پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے کی ہیں۔

یقین کیا جاتا ہے۔ کہ کشمیر کے متعلق بات چیت نہایت نازک دور میں داخل ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے ہر فریقین خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کے ارکان مفلوج ہو چکے ہیں!

نیویارک ۲۸ جون:۔ حقوق انسانی کے کمشن کے صدر اور امریکہ میں لبنان کے سفیر ڈاکٹر چارلس ملک نے کمیشن کے کام پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ بین الاقوامی صورت حالات کے باعث بعض ممبروں کا جوش دھیما پڑ گیا ہے۔ اور ان کی سرگرمیاں مفلوج ہو کر رہ گئی ہیں۔ اور کمشن کی ترقی بند ہے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا۔ کہ اقوام متحدہ کی کوئی ایسی مشینری نہیں جو ان درخواستوں اور شکایتوں کے سیلاب سے نپٹ کر دنیا کے مختلف حصوں میں لوگوں کی امداد کر سکے انہوں نے بتایا کہ کمیشن کو ۲۵۰۰۰ ہزار خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں سے ۲۴۰۰۰ میں سیاسی حقوق کے غصب کرنے کی شکایات ہیں۔ (اسٹار)

مدرّی محمد ظفر اللہ خان غیروں کی مجلس میں بیباکانہ تبلیغ اسلام کرتے ہیں

کاش تمام اسلامی ممالک کے نمائندے آپ کی تقلید کریں

مولانا عبد الماجد دریابادی اپنے ہفتہ وار اخبار صدق جدید لکھنؤ کی اشاعت ۲۰ جون ۱۹۵۲ء میں لکھتے ہیں:۔

تبلیغ غیروں کی مجلس میں

سر ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کا بیان ۲ جون کی پریس کانفرنس کراچی میں:۔

"..... میرے اوپر بارہا یہ اعتراض ہو چکا ہے کہ میں ملکی اور بین الملکی معاملات میں قرآن یا حدیث کو کیوں پیش کر دیتا ہوں۔ حالانکہ اگر ملکی اور بین الملکی مسائل کو اگر دینی سند مل جائے تو بہتر ہی ہوا کرے چنانچہ اس وقت بھی اس اعتراض کا مزید خطرہ لیکر میں کہتا ہوں۔ کہ میں تو تعلیم اس کی ملی ہے کہ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان اور ہمارے پیمبر کا قول ہے۔ جسے میں پیرس میں جنرل اسمبلی میں پچھلے نومبر کو پیش بھی کر چکا ہوں۔ کہ انصر اخاک ظالما او مظلوما۔ الخ"

کاش یہی شیوہ عرب اور مصر اور عراق اور ایران اور شرق یردن اور شام اور افغانستان کے نمائندوں کا بھی ہوتا۔ کاش ان میں بھی جرأت غیروں کے سامنے اپنے ہاں کی چیزوں کے پیش کرنے کی ہوتی! اور اب تو نمائندہ پاکستان کے اپنے منفرد ہونے کی بناء پر غیروں کی مجلس میں بیشک عجیب سا معلوم ہوتا ہو گا۔ اور اسی لئے اس کا استحقاق اجر بھی کہیں بڑھ رہا ہو گا ـــــ غیروں کی مجلس میں بیباکانہ تبلیغ دین کی یہ سنت قائم کی ہوئی مولانا محمد علی جوہرؒ کی ہے۔ اور ایک بار مرحوم وزیر اعظم پاکستان نے بھی اس کا حق امریکہ میں ادا کیا تھا۔ اور اب تو اونچے حلقوں میں یہ وزیر خارجہ پاکستان کے دم سے ہی قائم ہے۔

اطالوی کمپنی ایرانی تیل کا کاروبار جاری رکھے گا

روم ۲۸ جون:۔ اطالوی تیل کمپنی۔ ای۔ پی۔ آئی۔ ایم کو عدن کی عدالت سے سمن موصول ہوتے ہیں کہ ۱۶ جولائی کو "روز میری" کے مقدمہ کی سماعت کے سلسلے میں عدالت کے روبرو پیش ہوں۔ اس کمپنی کی طرف سے قاہرہ کے ایک بیرسٹر بطور وکیل پیش ہوں گے۔ انہیں مشورے کے لئے روم طلب کیا گیا ہے اطالوی کمپنی کے منیجنگ ڈائرکٹر نے اپنی کمپنی کے اس پختہ عزم کا اظہار کیا ہے۔ کہ ایرانی تیل کا کاروبار جاری رکھا جائے گا۔ ایک بہت بڑے تیز رفتار تیل بردار جہاز کی خرید کے لئے بات چیت کامیابی سے چل رہی ہے۔ وسط جولائی کے بعد یہ جہاز خلیج فارس میں پہنچ جائے گا۔

سفارتخانے یروشلم نہیں جائینگے!

بیروت ۲۸ جون:۔ لبنان کی وزارت خارجہ کو متعدد ممالک سے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ کہ یہ ممالک تل عقیف سے اپنے سفارتی دفاتر یروشلم میں تبدیل نہیں کریں گے لاطینی امریکہ کے تین ممالک بھی ان میں شامل ہیں معلوم ہوا ہے کہ حکومت لبنان امریکہ کو بھی مجبور کرنے کی لگاتار کوشش کر رہی ہے۔ کہ وہ بھی اپنے سفیر کا دفتر یروشلم تبدیل نہ کرے۔ (اسٹار)

کوریا کی جنگ میں توسیع ہونے کا امکان نہیں ہے

لندن ۲۸ جون:۔ ٹوکیو کی اطلاع ہے کہ اتحادی کمانڈ کو یہ اندیشہ نہیں ہے۔ کہ شمالی کوریا کے بجلی گھر پر بمباری کے باعث کوریا کی جنگ میں توسیع ہو جائے گی۔

"مانچسٹر گارڈین" کے نمائندہ ٹوکیو نے موقع پر موجود چند مبصرین کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ گذشتہ سال میں اقوام متحدہ کی فوجوں نے دریائے یالو کے پلوں پر زبردست بمباری کی تھی مگر کوئی شور نہیں مچا تھا یہ بمباری غرض سے نہیں۔ بلکہ زبردست نقصان پہنچانے کے لئے کی گئی تھی۔ (اسٹار)